آب و رنگ
مجموعۂ رباعیات
عربی ۰ فارسی ۰ اردو ۰ پنجابی
حافظ محمد افضل فقیر

آب و رنگ

مجموعہ رباعیات

عربی ۰ فارسی ۰ اُردو ۰ پنجابی

حافظ محمد افضل فقیر

جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ

نامِ کتاب ــــ آب و رنگ

کتابت ــــ محمّد یوسف نگینہ، محمّد صدیق

بارِ اوّل ــــ شعبان السعدان ۱۴۱۳ھ

تعداد ــــ پانچ سو

مطبع ــــ تعمیرِ ادب، ۴۳ - ریتیگن روڈ، لاہور

ھدیہ ــــ ۵۰ روپے

ناشر ــــ قاضی پبلیکیشنز

۱۲۱ - ذوالقرنین چیمبرز، گنپت روڈ، لاہور

انتساب

اربابِ بصیرت کے نام

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مصنّف

رباعی اہلِ عجم کی ایجاد ہے۔ ایران کے جدید نقادانِ فن اس کی ایجاد کو کسی ایک فرد سے منسوب کرنے میں متأمل ہیں۔ ان کی رائے میں شعراء کے جمِّ غفیر نے اس کے اوزان کو وضع کیا ہے۔ سامانی دور میں ابوشکور بلخی اور رودکی وغیرہ کی رباعیات ملتی ہیں۔ غزنوی دور میں اس کا سفر ارتقاء کی جانب ہے۔ دورِ سلاجقہ میں رباعی بامِ عروج تک پہنچی۔ اس دور کے معروف رباعی گو شعراء ابوسعید ابوالخیر، خواجہ عبداللہ انصاری ہروی، اور حکیم عمر خیّام ہیں۔ متأخرّین میں مولانا جامیؒ، سحابی استرآبادی، حضرت امیر خسروؒ اور حضرت بوعلی قلندرؒ نے رباعی کی شان و شوکت میں اضافہ کیا۔ میرزا عبدالقادر بیدل عظیم آبادی علیہ الرحمۃ جمیع اصنافِ سخن کا بے بدل شاعر ہے۔ اس کی رباعیات، جو متغزّلانہ مضامین اور معارفِ تصوّف کا بحرِ ناپیدا کنار ہیں، کوئی چار ہزار کے لگ بھگ ہیں۔ اس کے بعد خواجہ میر دردؔ، میرزا غالب اور مولانا غلام قادر گرامی کی رباعیات شعر و سخن میں ثروت مندی کا مُوجب ہیں۔

خواجہ حسن قطان خراسانی نے بحرِ ہزج سے اس کی تخریج کو دو شجروں کی صورت دی ہے، جو اخرب و اخرم کے چوبیس گلہائے خوش رنگ پر مشتمل ہے۔ اردو شعراء نے اس کے جملہ اوزان کو استعمال کیا ہے۔ فارسی شعراء اس اعزاز کے حصول میں خاصی حد تک ان کے قریب ہیں۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اگر فارسی کے تمام کلاسیکی شعراء کی رباعیات کو یکجا جمع کر دیا جائے تو پھر بھی میرزا بیدل علیہ الرحمۃ کی رباعیات تعداد میں ان سے متجاوز نہ ہوں گی۔ بایں ہمہ وہ فکر و خیال کے تنوّع سے بھی مالا مال ہیں۔ کہیں کسی مصرع یا مضمون میں لچک یا بھرتی نہیں۔ لہذا میرزا بیدلؒ کی رباعیات میں چوبیس اوزان کے استعمال کی تلاش فقیر کے نزدیک سوءِ ادب کے مترادف ہے۔ مزید برآں بعض رباعیات کے مصاریع کا وزن مروجہ چوبیس اوزان سے بھی متجاوز ہے، بطورِ مثال ؏

ا۔ بیدل کارِ دیگر ندارد اینجا

ب۔ خواب امنے را آشیاں داشت کجاست

پنجابی شاعری میں رباعی نہ ہونے کے برابر ہے۔ راقم الحروف کے ہم تخلص اور بزرگ شاعر ڈاکٹر فقیر محمد فقیرِ مرحوم کی پنجابی رباعیات طبع ہو چکی ہیں۔ ان پر تبصرہ کرنے سے میری طبع ابا کرتی ہے۔ بہرحال وہ بھی معیّنہ چوبیس اوزان کو محتوی نہیں۔ عربی شاعری میں رباعی فارسی سے در آئی:

اسے عربی کے معروف مصری شاعر ابن الفارضؒ نے اختیار کیا اور اکتیس رباعیات جداگانہ عنوان کے تحت لکھیں۔ یہ امر مذکورہ بالا متصوف شاعر کی عظمتِ فن پر دال ہے کہ اس نے عربی شاعری میں ایک عجمی صنفِ سخن کو اپنایا، جبکہ عربی شاعری کا مزاج رباعی اور اس کے زحافات کا متحمل نہیں۔ رباعی کا ایک وزن، جس کا حشوِ اوّل مفاعیلن ہے، ابن الفارضؒ کے ہاں اس کی مستعملہ صورت محلِ نظر ہے۔ فقیر نے اس کے محاکمہ کو مستقبل کے ناقد پر چھوڑ دیا ہے۔

جیسا کہ سابقاً مذکور ہوا، اربابِ عروض نے رباعی کے اوزان کو بحرِ ہزج سے نکالا ہے۔ بحرِ ہزج کے زحافات کی تعداد بارہ ہے، جو خرب، خرم، کفّ، قصر، قبض، شتر، حذف، ہتم، زلل، جبّ، بتر اور تسبیغ پر مشتمل ہیں۔ ان زحافات میں سے تسبیغ کی توضیح یہ ہے کہ اگر کسی رکن کے آخر میں سبب واقع ہو تو سبب کے حرفِ ساکن سے پہلے ایک الف کا اضافہ اصطلاحِ عروض میں تسبیغ کہلاتا ہے۔ چنانچہ مفاعیلن زحافِ تسبیغ کے باعث مفاعیلان کی صورت اختیار کر لیتا ہے؛ یہ مزاحف رکن رباعی میں استعمال نہیں ہوتا۔ دوسرا زحاف حذف ہے، جو رکن کے سببِ آخر کا اسقاط ہے۔ مفاعیلن زحافِ حذف کے باعث مفاعی رہ جاتا ہے جس کی مانوس شکل فعولن ہے۔ یہ مزاحف رکن بھی رباعی میں مستعمل نہیں البتہ

زحافاتِ مزدوجہ میں معاون ہے۔ زحافِ قصر کی صورت بھی اس سے چنداں متفاوت نہیں۔ اس کا لغوی مفہوم کسی چیز کا چھوٹا کرنا ہے۔ اصطلاحِ عروض میں وہ سبب پر منتہی ہونے والے رکن کے حرفِ آخر کا اسقاط مع اسکانِ ماقبل ہے۔ چنانچہ مفاعیلن زحافِ قصر کے باعث مفاعیل (بہ سکونِ لام) کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ یہ زحاف بھی رباعی میں براہِ راست مستعمل نہیں، البتہ دیگر مزاحف ارکان کی تخریج میں معاون ہے۔ اس لحاظ سے رباعی میں استعمال ہونے والے زحافات کی کل تعداد نو رہ گئی؛ یہ نو زحاف درجِ ذیل ہیں:-

خرب : لغوی مفہوم کانوں کی اطراف میں سوراخ کرنا ہے۔ اگر وتد مجموع سے شروع ہونے والا کوئی رکن سبب پر منتہی ہو تو اصطلاحِ عروض میں اس کے حرفِ اوّل و آخر کا اسقاط خرب کہلاتا ہے۔ چنانچہ مفاعیلن زحافِ خرب کے بعد فاعیل رہ جاتا ہے، جس کی مانوس شکل مفعول (بہ تحریکِ لام) ہے۔

خرم : لغوی مفہوم نتھنوں کی درمیانی ہڈی کو چھیدنا ہے۔ اگر کسی رکن کے آغاز میں وتد مجموع ہو تو اس کے حرفِ اوّل کا اسقاط خرم کہلاتا ہے۔ چنانچہ مفاعیلن زحافِ خرم کے بعد فاعیلن رہ جاتا ہے، جس کی مانوس صورت مفعولن ہے۔ لہٰذا مفاعیلن سے مفعولن اخرم کہلائے گا۔

کفّ : لغوی مفہوم روکنا ہے۔ سبب خفیف پر منتہی ہونے والے سات حرفی

رکن کے حرفِ آخر کا اسقاط کف کہلاتا ہے۔ چنانچہ مفاعیلن سے مفاعیل (بہ تحریکِ لام) مکفوف ہے۔

قبض : لغوی مفہوم پکڑنا ہے؛ اگر کسی رکن کا حرفِ پنجم سبب پر منتہی ہو تو اس سبب کے حرفِ آخر کا اسقاط قبض کہلاتا ہے۔ لٰہذا مفاعیلن سے مفاعلن مقبوض ہے۔

شتر : بفتحتین، لغوی مفہوم پلک جھپکنا ہے۔ اصطلاحِ عروض میں قبض و خرم کا اجتماع شتر کہلاتا ہے۔ مفاعیلن سے مفاعلن مقبوض ہے، جو زحافِ خرم کے بعد فاعلن کی صورت اختیار کرتا ہے۔ لٰہذا مفاعیلن سے فاعلن اشتر کہلائے گا۔

ھتم : لغوی مفہوم دانت توڑنا ہے؛ یہ زحافِ حذف و قصر کے اجتماع سے عبارت ہے۔ مفاعیلن زحافِ حذف سے فعولن بن جاتا ہے اور فعولن زحافِ قصر کے باعث فعول (بہ سکونِ لام) کی صورت اختیار کرتا ہے۔ لٰہذا مفاعیلن سے فعول (بہ سکونِ لام) اہتم ہے۔

زلل : لغوی مفہوم پھسلنا ہے، یہ زحافِ ہتم پر خرم کے عمل سے ظہور پذیر ہوتا ہے۔ مفاعیلن سے فعول اہتم ہے اور فعول خرم کے عمل سے عول رہ جاتا ہے، جس کی مانوس صورت فاع ہے۔

جبّ : بفتحِ جیم و تشدید با، لغوی مفہوم خصّی کرنا ہے۔ مفاعیلن کے

ہر دو سببِ آخر کا اسقاط اصطلاحِ عروض میں جبّ کہلاتا ہے۔ مفاعیلن
زحافِ جبّ کے باعث مفا رہ جاتا ہے، جس کی مانوس صورت فعل
(بہ سکونِ لام) ہے۔

بتر : بہ فتحِ بائے موحدہ و سکونِ تائے فوقانی لغوی مفہوم کاٹنا ہے؛
یہ جبّ و خرم کے اجتماع سے عبارت ہے۔ مفاعیلن سے فعل مجبوب
ہے، جو زحافِ خرم کے عمل سے عل رہ جاتا ہے، جس کی مانوس صورت
فع ہے لہٰذا مفاعیلن سے فع ابتر کہلائے گا۔

یہ نو زحاف رباعی کے مزاحف ارکان کو تشکیل دیتے ہیں، جن
سے چوبیس اوزان پیدا ہوتے ہیں۔ بعض عروضیوں کے نزدیک ان
اوزان کی تعداد دس ہزار ہے۔ عظمت اللہ مرحوم نے ماترک طریقے سے
ان کی تعداد دس ہزار نو سو چھیالیس (۱۰۹۴۶) بتائی ہے۔ مؤلفِ بحرالفصاحت
کے نزدیک بیاسی ہزار نو سو چوالیس (۸۲۹۴۴) ہے، جبکہ بعض اربابِ عروض
کے نزدیک اوزانِ رباعی کی تعداد ایک لاکھ تک بھی پہنچتی ہے۔ بہرحال
رباعی کے چوبیس اوزان مسلّمہ ہیں، جن میں بارہ اخرب اور بارہ اخرم سے
متعلّق ہیں۔ اِن چوبیس اوزان میں غور کرنے سے ایک حقیقت روزِ روشن
کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ اصل اوزان چھ ہیں، جن میں تین اخرب اور تین
اخرم سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ امر قدرے وضاحت طلب ہے۔ ہندی شاعری

میں ماتروں کا طریق مروّج ہے، جو لگھ اور گرُ پر مبنی ہے۔ لگھ، ان کے نزدیک ایک حرفِ متحرّک ہے، جو ایک ماترے کے برابر ہے، جبکہ گرُ متحرّک و ساکن دو حرفوں کے اجتماع سے عبارت ہے اور وہ دو ماتروں کے برابر ہے۔ مثال کے طور پر کرم میں کافِ متحرّک لگھ ہے، جبکہ رم ایک گرُ ہے، جو دو ماتروں کے برابر ہے۔ اس حساب سے کرم کے تین ماترے ہُوئے۔ اخرب و اخرم کے بارہ اوزان من حیث المجموع فع (ابتر) اور فعل (مجبوب) پر منتہی ہوتے ہیں، جبکہ دیگر بارہ اوزان کے عروض و ضرب فاع (ازلّ) اور فعول (اہتم) آتے ہیں۔ فع اور فاع کی مختلف ہیئتوں کی مثال کر اور کار کی ہے۔ کر ایک گرُ ہے، جبکہ لفظِ کار میں ایک گرُ کے بعد ایک لگھ ہے۔ فعل اور فعول کی مثال کرم اور کرام کی ہے۔ کرم میں ایک لگھ گرُ پہ مقدّم ہے اور کرام میں دو لگھ کے درمیان ایک گرُ ہے؛ اسے ہندی میں مرار کہتے ہیں اور لطف کی بات یہ ہے کہ مرار خود بروزنِ فعول ہے۔ بہرحال کار اور کرام میں جو لگھ لفظ کے آخر میں واقع ہے، وہ مکتوبی تو ہے، مگر معدودی اور اعتباری نہیں، جس طرح بحرِ رمل کے عروض و ضرب جب محذوف (فاعلن) اور مقصور (فاعلات) آتے ہیں تو فاعلات کی تائے آخر شمار میں نہیں آتی۔ یہی صورتِ حال فاع کی ہے؛ اس میں بھی حرفِ عین ایک لگھ ہے، جو مکتوبی ہونے کے باوصف محسوبی نہیں۔ اس

اعتبار سے وہ بارہ اوزان، جن کے عروض و ضرب فاع / فعول (عرفِ آخر لگھ) ہیں، ان اوزان کی ارتقائی ہیئتیں ہیں، جن کے عروض و ضرب فع / فعل (آخرِ کلام گرُ) ہیں۔ لہٰذا بارہ اوزان مصدری قرار پائے۔ پھر اختصارِ مزید سے یہ امر منتج ہوگا کہ ان بارہ اوزان کی اصل بھی وہ چھ اوزان ہیں، جن کے عروض و ضرب فعل (مجبوب) ہیں اور ان کا حشوِ ثانی مفاعیل (مکفوف) یا مفعول (اخرب) ہے۔ تسکینِ اوسط کے عمل سے ان کے حشوِ ثانی مفاعیلن یا مفعولن بن جائیں گے اور عروض و ضرب فع کی شکل اختیار کر لیں گے۔ لہٰذا اخرب و اخرم کے تین تین اساسی اوزان درجِ ذیل صورت میں نمایاں ہوں گے۔

اخرب	اخرم
ا - مفعول مفاعلن مفاعیل فعل	ا۔ مفعولن فاعلن مفاعیل فعل
ب۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فعل	ب ۔ مفعولن مفعول مفاعیل فعل
ج ۔ مفعول مفاعیلن مفعول فعل	ج ۔ مفعولن مفعولن مفعول فعل

مذکورہ اوزان میں ہر وزن کی ہیئت اساسی ہے، جس سے تین اوزان متفرّع ہوتے ہیں ؛ ہر اصل اور اس کی فروع کا اجتماع چار اوزان کا حامل ہوگا۔ اس حساب سے بھی کل اوزان چوبیس برآمد ہوں گے۔ اس اجمال کی تفصیل حسبِ ذیل ہے :-

اخرب کا پہلا اساسی وزن :	اخرم کا پہلا اساسی وزن :
مفعول مفاعلن مفاعیل فعل	مفعولن فاعلن مفاعیل فعل

فروع [مفعول مفاعلن مفاعیل فعول / مفعول مفاعلن مفاعیلن فع / مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع]

فروع [مفعولن فاعلن مفاعیل فعول / مفعولن فاعلن مفاعیلن فع / مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع]

مفعولن رکنِ اصلی مفاعیلن سے اخرم ہے، مگر وہ مفعول مفاعلن سے بھی تسکینِ[1] اوسط کے تحت مفعولن فاعلن کی صورت اخذ کیا جا سکتا ہے اور اس میں کوئی قباحت بھی نہیں کہ تسکینِ اوسط زحافاتِ مزدوجہ میں سے ہے۔ اس لحاظ سے اصل الاصول رباعی کے صرف تین وزن قرار پائیں گے۔ ہر وزن کی سات فروع ہوں گی اور ان کا حشوِ اوّل مفاعلن/مفاعیل/مفاعیلن ہو گا۔ جو حضرات رباعی کے چوبیس اوزان سے متوحّش ہیں، ان کے لیے درجِ ذیل تین وزنوں کا ذہن نشین کر لینا چنداں مشکل نہیں :۔

۱۔ مفعول مفاعلن مفاعیل فعل

۲۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فعل

۳۔ مفعول مفاعیلن مفعول فعل

---

[1] محقق طوسی کے ہاں یہ صراحت زحاف تسکینِ اوسط کے تحت موجود ہے۔

رباعی کے عروض و ضرب میں وارد ہونے والے غیر معدودی و غیر اعتباری لگھ کے اسقاط سے بقایا معدودی و اعتباری حروف بیس رہ جاتے ہیں۔ اس حساب سے رباعی کا ہر مصرع بیس حروف پر مشتمل ہوگا اور قرآنِ حکیم کی رُو سے بیس اہلِ ایمان کی اجتماعی قوت دو سو افراد پر غالب ہے۔ بنابریں اگر کوئی مبصّر اس شانِ منصوص سے استناد کرتے ہوئے یہ کہہ دے کہ حمد و نعت کے بیس حرفوں پر مشتمل رباعی دیگر دس منظومات پر فوقیت رکھتی ہے تو یہ استحسان مستبعد نہ ہوگا۔

دراصل رباعی ایک ایسی جامع، ہمہ گیر اور غالب صنفِ سخن ہے کہ وہ اپنے زحافاتی حسن اور تغیّراتی کمال کے باعث ملاّ اعلیٰ سے قلبِ شاعر پر نازل ہونے والے ہر لطیفۂ نور کو اس کی رعنائیوں سمیت اپنے اندر سمیٹ سکتی ہے۔ اتنی گنجائشوں کے باوصف کوئی قادر الکلام شاعر ہی اس میدان کو سر کر سکتا ہے۔ ایک معمولی الجھاؤ بھی شعر کو ساقط الوزن کرنے کے لیے کافی ہے۔ اچھے خاصے کلاسیکی شعراء کے ہاں بھی رباعی کے چار پانچ معروف اوزان ہی نظر آتے ہیں۔ بحمد اللہ تعالیٰ فقیر نے عربی، فارسی، اردو اور پنجابی میں رباعی کے چوبیس اوزان استعمال کیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیبِ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کے صدقے اس فقیرانہ کاوش کو قبول فرمائے۔ یہ رباعیات اکثر و بیشتر نعت و منقبت اور متفرّق مضامین پر مشتمل ہیں۔ سب سے پہلے

اسمائے اوزان اور ان کے تفاعیل مرقوم ہیں، پھر تفاعیل کے سامنے چاروں زبانوں میں منظوم رباعیات کے مختلف مصاریع مندرج ہیں۔

اوزانِ اخرب

نام وزن		تفاعیل
۱۔ اخرب مقبوض مکفوف مجبوب	ـــــ	مفعول مفاعلن مفاعیل فعل
۲۔ اخرب مقبوض مکفوف اہتم	ـــــ	مفعول مفاعلن مفاعیل فعول
۳۔ اخرب مقبوض ابتر	ـــــ	مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
۴۔ اخرب مقبوض ازلّ	ـــــ	مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع
۵۔ اخرب مکفوف مجبوب	ـــــ	مفعول مفاعیل مفاعیل فعل
۶۔ اخرب مکفوف اہتم	ـــــ	مفعول مفاعیل مفاعیل فعول
۷۔ اخرب مکفوف ابتر	ـــــ	مفعول مفاعیل مفاعیلن فع
۸۔ اخرب مکفوف ازلّ	ـــــ	مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع
۹۔ اخرب مجبوب	ـــــ	مفعول مفاعیلن مفعول فعل
۱۰۔ اخرب اہتم	ـــــ	مفعول مفاعیلن مفعول فعول
۱۱۔ اخرب اخرم ابتر	ـــــ	مفعول مفاعیلن مفعولن فع
۱۲۔ اخرب اخرم ازلّ	ـــــ	مفعول مفاعیلن مفعولن فاع

اوزانِ اخرم

نام وزن	تفاعیل
۱۔ اخرم اشتر مکفوف مجبوب	مفعولن فاعلن مفاعیل فعل
۲۔ اخرم اشتر مکفوف اہتم	مفعولن فاعلن مفاعیل فعول
۳۔ اخرم اشتر ابتر	مفعولن فاعلن مفاعیلن فع
۴۔ اخرم اشتر ازلّ	مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع
۵۔ اخرم اخرب مکفوف مجبوب	مفعولن مفعول مفاعیل فعل
۶۔ اخرم اخرب مکفوف اہتم	مفعولن مفعول مفاعیل فعول
۷۔ اخرم اخرب ابتر	مفعولن مفعول مفاعیلن فع
۸۔ اخرم اخرب ازلّ	مفعولن مفعول مفاعیلن فاع
۹۔ اخرم اخرب مجبوب	مفعولن مفعولن مفعول فعل
۱۰۔ اخرم اخرب اہتم	مفعولن مفعولن مفعول فعول
۱۱۔ اخرم ابتر	مفعولن مفعولن مفعولن فع
۱۲۔ اخرم ازلّ	مفعولن مفعولن مفعولن فاع

راقم الحروف محترم ڈاکٹر محمدّ اسحٰق قریشی صاحب کا سپاس گزار ہے کہ انھوں نے فقیر کے عربی مجموعۂ اشعار شآبیب الرّحمۃ کی عربی تقدیم میں صنفِ رباعی پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے رباعی کے چوبیس اوزان

کے مطابق شاملِ مجموعہ عربی رباعیات کے مصاریع سپردِ قرطاس کئے ہیں۔

پیشِ نظر مجموعہ عربی، فارسی، اردو اور پنجابی رباعیات پر مشتمل ہے۔ یہاں رباعی کے چوبیس اوزان میں سے ہر وزن کے سامنے چاروں زبانوں میں منظوم رباعیات کے مصاریع بطورِ مثال درج کئے گئے ہیں؛ تمام مثالیں اس مجموعۂ رباعیات آب و رنگ ہی سے مقتبس ہیں۔

فقیر نے اپنے استخراجی طریق کے مطابق اخرب و اخرم کے جملہ چوبیس اوزان کو جس طرح ترتیب دیا ہے، اسی حساب سے اوزان و مصاریع کو بالمقابل تحریر کیا ہے۔

اوزانِ اخرب

۱۔ مفعول مفاعلن مفاعیل فعل:

اِلَّا بِشَرِیعَۃِ الرَّسُوْلِ الْعَرَبِی (عربی)

یارب کرمے بحقِّ آں نورِ ازل (فارسی)

کچھ حائلِ قربِ عبد و معبود نہیں (اردو)

پہنچاندا اے گھپ ہنیریاں تیک ضیا (پنجابی)

۲۔ مفعول مفاعلن مفاعیل فعول

لِلْخَیْرِ اِذَا الْھَوٰی بِمَا فِیْہِ یُرِیْب (عربی)

اے ماندہ ز نغمہ ہائے معنی بہ حجاب (فارسی)

عنوانِ کتابِ زیست ہے آپ کا نام (اردو)

عالم دے رسول ﷺ دی ہدایت دا چراغ (پنجابی)

۳۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن فع

فِیْ سِیْرَۃِ شَادِعِ الْهُدٰی سُلْطَانٌ (عربی)

دیں از تو ثبات در بلا می خواہد (فارسی)

سیرابِ کرم ہیں انبیائے سابق (اردو)

خوش بخت نہ کوئی اوہدے ورگا ڈٹھا (پنجابی)

۴۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع

مِنْ رَّحْمَۃِ سَیِّدِ الْاَنَامِ التَّرْغِیْبُ (عربی)

سرّیست کہ واجب آمد آں را اظہار (فارسی)

انوار سے نعت کی فضا ہے معمور (اردو)

سرکارؐ دی سیرت اے سراپا اعجاز (پنجابی)

۵۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فعل

مِمَّا مَنَحَ اللّٰہُ عَلٰی عَابِدِہٖ (عربی)

دارد شرفِ نسبتِ محبوبِؐ خدا (فارسی)

مغرب ہمہ تن گردشِ افلاک میں ہے (اردو)

سرکارؐ دے اخلاق دی جاں بخش مہک (پنجابی)

۶۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فعول

لِلْوَحْیِ مِنَ السُّنَّۃِ شَرْحٌ وَّبَیَان (عربی)

بر ماست عطائے شہؐ کونین مدام (فارسی)

یہ راز کیا فقر نے فاش آخرِ کار (اردو)

مل سکدی نہیں اوہدی زمانے تے مثال (پنجابی)

۷۔ مفعول مفاعیل مفاعیلن فع

لِلرُّوحِ وَمَا یُمسِکُہٗ بِالاَمرِ (عربی)
ناز است بہ شاہِ دوسرا انساں را (فارسی)
اللہ کی عظمت کے نشاں ٹھہرائے (اردو)
جنّے وی کدی گنبدِ خضرا ڈِٹّھا (پنجابی)

۸۔ مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع

اَلرَّحمَۃُ وَالمَنُّ لَنِعمَ التَّقرِیب (عربی)
وز سختیٔ مرگ است رسیدن دشوار (فارسی)
اس کیف سے رہتے ہیں دل و جاں سرشار (اردو)
آقا مرے معیار نیں آقا معیار (پنجابی)

۹۔ مفعول مفاعیلن مفعول فعل

لَمَّا حِکَمَ التَّشرِیعِ الاُنسُ دَرَی (عربی)
آں رحمتِ عالم ہم مولائے امم (فارسی)
ہے آپؐ کی برکت سے منظور ورع (اردو)
کردے نیں فلک تے استقبال ملک (پنجابی)

۱۰۔ مفعول مفاعیلن مفعول فعول

یَا رَبِّ تَقَبَّل مَا فِی النَّعتِ اَقُول (عربی)
بو بکرؓ، عمرؓ، عثماںؓ، حیدرؓ بشمار (فارسی)
ہو کثرتِ عصیاں سے عاصی نہ ملول (اردو)
کردے نیں جو پیار امت دے نال حضورؐ (پنجابی)

۱۱۔ مفعول مفاعیلن مفعولن فع

فِی عِشْقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اسْتِغْرَاقٌ (عربی)
مستقبلِ عالم ما باشد رحمت (فارسی)
ہر نقشِ غیاب آخر مدھم ہو کر (اردو)
سرکارؐ دا نورانی چہرہ ڈٹھا (پنجابی)

۱۲۔ مفعول مفاعیلن مفعولن فاع

اَخْلَاقُ حَبِیْبِ الْکَوْنَیْنِ الْاِعْجَازُ (عربی)
موجِ نگہِ لطفش را می نازیم (فارسی)
ہے آپؐ کی رحمت ہم سب کی غمخوار (اردو)
لبھدے نیں کراماتاں لوکی بیکار (پنجابی)

اوزانِ اخرم

۱۔ مفعولن فاعلن مفاعیل فعل

یَا بُشْرٰی خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ اَتٰی (عربی)
اکرامِ پیہمے بہ موجود و عدم (فارسی)
گوہر سے تابناک تر ہے وہ خزف (اردو)
ایتھے کھیلی زمین تے چار طرف (پنجابی)

۲۔ مفعولن فاعلن مفاعیل فعول

مِنْھَا الْفَیْضُ انْتَدٰی زَمَانٌ وَّ مَکَانٌ (عربی)
پیشِ داور بہ عرصۂ روزِ حسیب (فارسی)
سرتاپا انکسار ہے اس کا مزاج (اردو)
ساڈوں پیارے نیں جس قدر اہل و عیال (پنجابی)

۳۔ مفعولن فاعلن مفاعیلن فع

مَنْ یَّسْتَمْسِكْ بِهَا لَهُ الْبُرْهَانْ (عربی)

از ما زاغ البصر کند دیدارے (فارسی)

اس کا مظہر ہے وہ رسولِ رحمت (اردو)

رب وَلّوں جد پوے تجلّی دل تے (پنجابی)

۴۔ مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع

ذَاكَ التَّقْوٰی لَهُ الْعُلٰی وَالْاِعْزَاز (عربی)

عشقِ پیغمبرؐ است روحِ اعمال (فارسی)

شانِ رحمت بہ فکر و فن ہے مسطور (اردو)

جیون دے دسدی اے سچّے انداز (پنجابی)

۵۔ مفعولن مفعول مفاعیل فعل

اِتْمَامُ الْاِنْعَامِ كَمَالُ الشَّرَفْ (عربی)

رسوا گردیدیم در اقوام و ملل (فارسی)

شان اس کی ذرّات کے ادراک میں ہے (اردو)

حضرت دی ناموس تے بندے نیں فدا (پنجابی)

۶۔ مفعولن مفعول مفاعیل فعول

تَبْشِيرُ التَّيْسِيرِ وَلِلدَّهْرِ طِرَاز (عربی)

از انفس پیغامبرِ ماست قریب (فارسی)

ملتا ہے سرکارؐ سے اعزازِ قبول (اردو)

انسانی اقدار دے چہرے دا جمال (پنجابی)

۷۔ مفعولن مفعول مفاعیلن فع

تَزْھُوا الْمَوْجُوْدَاتُ بِمَا لَا یَبْلٰی (عربی)

دمساز اُو ہم کہ بود در محشر (فارسی)

اس کی تابانی میں نہ فرق آئے گا (اردو)

کوئی گل فرنعت دے اندر چلدی (پنجابی)

۸۔ مفعولن مفعول مفاعیلن فاع

مَنْ یَّسْتَکْبِرْ عَنْہُ یُصِبْہُ الْخُسْرَان (عربی)

جانہا را سر گرمِ تگاپو را زیم (فارسی)

عبدیّت منزل، سفر اس کا معراج (اردو)

اوہ دینی کم ہون کہ دُنیاوی کاج (پنجابی)

۹۔ مفعولن مفعولن مفعول فعل

اَصْلَ الْاِنْعَامِ الرَّبَّانِیِّ دَاعٍ (عربی)

با عاصی مہلت، با منقاد کرم (فارسی)

کوثر تک لے آئی ہے تشنہ لبی (اردو)

اُمت دے سب عاصی تے نیک سدا (پنجابی)

۱۰۔ مفعولن مفعولن مفعول فعول

فِی بَیْدَاءِ الْفَنِّ الْمَدَّاحُ یَجُوْلُ (عربی)

در صورت ہم در سیرت ہست حبیبؐ (فارسی)

لاریب اصلِ بخشش ہے ذاتِ رسولؐ (اردو)

اوہناں توں و دھ کے پیار اپنے آپ دے نال (پنجابی)

۱۱۔ مفعولن مفعولن مفعولن فع

اِلَّا اُستَغنُی عَنُ اِحُراقِ النّارِ (عربی)

صدّیقِ اکبرؓ، فاروقِ اعظمؓ (فارسی)

طغرائے دیں ہے حضرت کی طاعت (اردو)

دُھر تی بلدی حسرت دے ہتھ ملدی (پنجابی)

۱۲۔ مفعولن مفعولن مفعولن فاع

مَاذَا فِکُرِیُ فِیمَا یَرُجُو الُمَقبُول (عربی)

آں شاہِ ابرار آں شاہِ ابرار (فارسی)

اپنی عظمت، پیغمبرؐ کی تعظیم (اردو)

عاماں دی گل دا کیہ وچ فقر اتبار (پنجابی)

الدوبیت فی العرب

مَحْبُوبُ الْمَوْلٰی سَادَ الْاَسْلَافَا

کَالْخَیْرِ حَوٰی جَزَاؤُہٗ اَضْعَافَا

بِالنَّعْتِ لِمَنْ وَّالَاہُ اسْتِکْرَامٌ

قَدْ کَانَ الرَّحْمٰنُ لَہٗ وَصَّافَا

*

محبوبِ باری صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیائے سلف علیہم السلام کی سیادت فرمائی، جس طرح خیر کی جزاء اضعاف کو محتوی ہوتی ہے۔ جس نے آپ سے محبّت کی، اس نے نعت سے اکتسابِ کرم کیا۔ (حقیقت یہ ہے کہ) رحمٰن بھی آپ کا ثنا خواں ہے۔

فِی سِیرَةِ شَارِعِ الْهُدٰی سُلْطَانٌ

مِنْ لَّامِعِهَا تَلَأْلَأَ الْعِرْفَانُ

لَا تَبْلٰی مِنْ تَدَاوُلِ الْاَیَّامِ

مَنْ یَّسْتَمْسِكْ بِهَا لَهُ الْبُرْهَانُ

*

شارعِ ہدایت علیہ الصلوٰة والسلام کی سیرتِ مبارکہ میں سطوت و غلبہ ہے۔ اس کے انوار سے معرفت تابناک ہے۔ وہ (سیرتِ مبارکہ) گردشِ ایّام سے زوال پزیر نہیں۔ جو شخص بھی اس سے اعتصام کرے وہ اس کے لیے برُہان ہے۔

اَلدِّیْنُ وَمَا یَلْزَمُہٗ بِالْاَدَبِ

مَاخَابَ مَنِ اھْتَدٰی بِہٖ فِی الطَّلَبِ

لَمْ تَسْتَکْمِلْ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ

اِلَّا بِشَرِیْعَۃِ الرَّسُوْلِ الْعَرَبِیْ

*

دینِ اسلام اور اس کے لوازم ادب سے متعلق ہیں۔ جس نے اس کی وساطت سے ہدایت پائی۔ وہ کبھی اپنی طلب میں نامراد نہ ہوا۔ تجھے مکارمِ اخلاق کی تکمیل رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلّم کی شریعتِ مبارکہ کے بغیر نصیب نہ ہو سکے گی۔

مِنْ اِرْشَادَاتِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ

تَجْرِیْ نَہَرُ الْھُدٰی اِلَی الْاَعْصَارِ

لَمْ یَشْرَبْ مِنْ سَائِغِھَا الظَّمْاٰنُ

اِلَّا اسْتَغْنٰی عَنْ اِحْرَاقِ النَّارِ

سیّدِ ابرار صلی اللہ علیہ وسلّم کے ارشاداتِ مبارکہ سے ہدایت کی نہریں زمانوں تک جاری ہیں۔ ان کے خوشگوار پانی سے کوئی پیاسا سیراب نہیں ہوا، مگر یہ کہ وہ تپشِ دوزخ سے بے نیاز ہو گیا۔

مَاجَاءَ الْمُصْطَفٰی بِہٖ فِی النَّاسِ
زَادُ الْاُخْرٰی وَ اَقْوَمُ الْاَسَاسِ
فِی الدَّھْرِ بِلُطْفِہٖ ارْتِجَاءُ الْیُسْرٰی
فِی الْحَشْرِ بِہٖ اسْتِرْدَادُ الْاِبْلَاسِ

*

جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلّم انسانوں میں جو کچھ لے کر آئے وہ زادِ آخرت اور مستحکم بنیادوں پر استوار (دعوتِ حق) ہے۔ زندگی میں آپ کی عنایت سے امیدِ تیسیر ہے۔ روزِ حشر بھی آپ کے طفیل ہر مایوسی دُور ہو گی۔

اَلْعَیْنُ اِلٰی رُؤْیَتِہٖ تَشْتَاقٗ

لِلْفِکْرِ اِذَا یَنْعَتُہُ الْاَذْوَاقٗ

لِلرُّوْحِ وَمَا یُمْسِکُہٗ بِالْاَمْرِ

فِیْ عِشْقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اسْتِغْرَاقٗ

*

آنکھ آپ کے دیدار کی تمنّائی ہے۔ فکر جب آپ کی ثنا کرتا ہے تو اسے مختلف ذوق نصیب ہوتے ہیں۔ روح اور اس کے اجزائے ترکیبی جو اسے بدن میں بامرِ الٰہی روکے ہوئے ہیں، تمام کے تمام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے عشق میں مستغرق ہیں۔

تَنۡوِیۡرُ الۡقَلۡبِ یَقۡتَضِی الۡاِمۡحَاصَا
اِذۡ دَاوَی الۡمُهۡتَدِی بِهٖ اَخۡرَاصَا
مِمَّا مَنَحَ اللّٰهُ عَلٰی عَابِدِهٖ
ذَاكَ الۡاِحۡسَانُ یَقۡدُمُ الۡاِخۡلَاصَا

*

تنویرِ قلب تمحیص کی متقاضی ہے کہ اس کی بدولت ایک ہدایت یافتہ انسان ہوا و ہوس کا تدارک کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جن نعمتوں سے اپنے کسی عبادت گزار بندے کو نوازا، ان میں سے احسان ہے، جو مرتبہ میں اخلاص سے آگے ہے۔

يَا بُشْرٰى خَاتَمُ النَّبِيِّنَ اَتٰى

دُنْيَانَا فَهُوَ الْاِعْزَازُ الْاَسْنٰى

بَاهٰى بِقِسِيْمِهٖ نَعِيْمُ الْخُلْدِ

تَزْهُو الْمَوْجُودَاتُ بِمَا لَا يَبْلٰى

*

کیا مقامِ بشارت ہے کہ جنابِ خاتم النّبیّن صلی اللہ علیہ وسلم ہماری دنیا میں تشریف لائے پس یہ جلیل القدر اعزاز ہے۔ خلد کی نعمتیں اپنے قسیم پر نازاں ہیں۔ موجوداتِ عالم کا افتخار اس شان (بعثتِ نبوی) پر ہے، جو کبھی زائل نہیں ہو سکتی۔

فِی الْحُبِّ لِمَنْ اٰمَنَ بِالْاِرْشَادِ

مُخْتَارُ الْکَائِنَاتِ کَالْاِسْنَادِ

مَنْ کَانَ لَہٗ عِنْدَاللّٰہِ الْحُسْنٰی

اَعْطَاہُ مَحَبَّۃَ الرَّسُوْلِ الْھَادِیْ

*

جو شخص ارشادِ ربّانی پر ایمان لایا، اس کے لیے محبّت میں مختارِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ وسلّم بمنزلہ سند ہیں۔ مولا کریم ہادیٔ برحق صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کی محبّت اسے عطا کرتا ہے، جس کی جزائے خیر اُس کے ہاں مقدّر ہو۔

*

آفاق نے آپؐ کے لطف کی مہکیں سُونگھیں۔ آنکھوں نے آپؐ کے حسن کی ضیاء سے ٹھنڈک پائی۔ الٰہ العٰلمین نے ہمیں اس ذات کی نسبت سے مشرّف فرمایا، جو ابتدائے آفرینش ہی سے مختار ہے۔

مِنْ رَّحْمَةِ سَيِّدِ الْاَنَامِ التَّرْغِيبُ

لِلْخَيْرِ اِذَا الْهَوٰى بِمَا فِيْهِ يُرِيْبُ

مَنْ بِعْثَتُهٗ تَكُوْنُ مَنَّ الْمَوْلٰى

اَلرَّحْمَةُ وَالْمَنُّ لَنِعْمَ التَّقْرِيْبُ

*

جنابِ سیدِ انام صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت سے خیر کی ترغیب نصیب ہوتی ہے، جب ہوس اپنی ریشہ دوانیوں کے ساتھ ایک طالبِ حق کو شک وشبہ میں ڈالتی ہے۔ آپ کی بعثت، مولا کریم کا احسان ہے۔ رحمت و احسان کا یہ اجتماع بے حد حسین وجمیل ہے۔

أَخْلَاقُ حَبِيبِ الْكَوْنَيْنِ الْإِعْجَاز

تَبْشِيرُ التَّيْسِيرِ وَلِلدَّهْرِ طِرَاز

تَعْظِيمَ الْمُصْطَفَى الْقُلُوبُ ادَّخَرَتْ

ذَاكَ التَّقْوٰى لَهُ الْعُلٰى وَالْإِعْزَاز

*

محبوبِ دو جہاں کے اخلاقیاتِ عالیہ سراپا اعجاز ہیں؛ ان میں
آسانیِ امور کی بشارت ہے اور وہ زمانے کے لیے زیب و زینت
ہیں۔ حضور کی تعظیم سے قلوب ثروت مند ہیں۔ تقویٰ، جس
کے لیے رفعت و علیٰ اور اعزاز ہے، سے یہی مراد ہے۔

مَاذَا فِکرِی فِیمَا یَرجُوا المَقبُول

فِی بَیدَاءِ الفَنِّ المَدَّاحُ یَجُول

قَد یَحسَبُہ تَزوِیدًا لِلاُخرٰی

یَا رَبِّ تَقَبَّل مَا فِی النَّعتِ اَقُول

*

مقبولِ بارگاہ، جس عنایت کا امیدوار ہے، اس میں میرے فکر کی کیا حیثیت ہے؟ آپ کا مدحت نگار، فنِ شعر کے صحرا میں سرگرداں رہتا ہے؛ وہ اسے توشۂ آخرت سمجھتا ہے۔ اے میرے پروردگار! میں جو کچھ نعت میں لکھتا ہوں اسے (اپنے کرمِ محض) سے قبول فرما۔

*

آپ کی سنّتِ مبارکہ وحیِ الٰہی کی شرح و بیان ہے، اس سے زمان و مکاں فیض یاب ہوئے۔ دو عالم کی خیر ہادیٔ برحق کی پیروی میں ہے۔ جو شخص آپ کی پیروی سے روگردانی کرے گا، اسے خسارہ لاحق ہوگا۔

لَمَّا حِکَمَ التَّشْرِیْعِ الْاِنْسُ دَرٰی
اَصْلَ الْاِنْعَامِ الرَّبَّانِیِّ رَاٰی
اِتْمَامُ الْاِنْعَامِ کَمَالُ الشَّرَف
اِنَّ الْمَوْلٰی قَدْ اَعْطَاہُ الْمَوْلٰی

*

جب کسی انسان نے شریعتِ مبارکہ کی حکمتوں کو پایا تو اس نے انعامِ ربّانی کی روح کو دیکھا۔ انعاماتِ الٰہیہ کا اتمام (ایسا) کمالِ اعزاز ہے، جو مولا کریم نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کو عطا فرمایا۔

مَنْ رُؤْيَتُہٗ لَرُؤْيَةُ الْجُلّٰلِ

اِسْتِشْهَادُ الْحَقِّ مِنَ اسْتِدْلَالِ

مَنْ طَاعَ الْمُصْطَفٰی اَطَاعَ الْمَوْلٰی

فِیْ طَاعَتِہٖ اِجَابَةُ الْاَعْمَالِ

*

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کا وہ مقام ہے کہ آپؐ کا دیدار بلاشبہ حق تعالیٰ کا دیدار ہے۔ جس نے آپؐ کی اتّباع کی، اس نے مولا کریم کی اطاعت کی۔ آپؐ کی طاعت میں قبولیّتِ اعمال مضمر ہے۔

رباعیاتِ فارسی
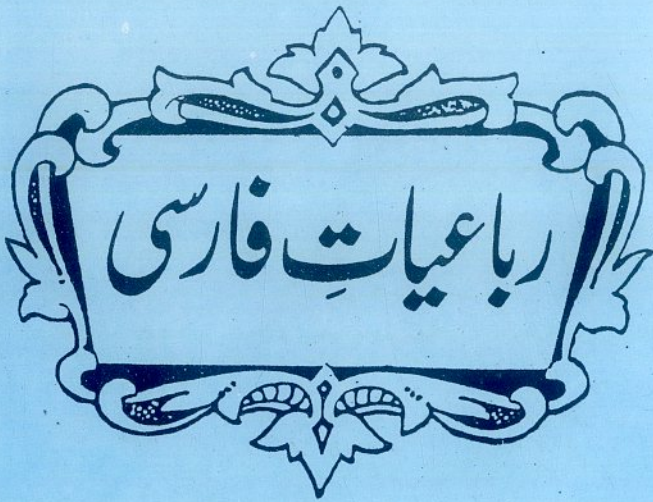
اے کردہ بہ عالم از تقاضائے عطا

با بے ہنراں لطافت آموزیہا

از لرزہ دو لخت شد ہمہ حرفِ دعا

یارب ہر مشکل را آساں فرما

ہم پایۂ پیغمبرِ ما دیگر کیست ؟

ذاتیست کہ مظہرِ وجودِ باریست

باشد پسِ زیست موجِ نظّارۂ اُو

مثلِ شرفِ رؤیتِ پاکش در زیست

آں جانِ جہاں کہ عشق را مقصُود است

تا عالم ہاست ، رحمتش موجُود است

مدحش چہ تواں نگاشت کز روزِ ازل

احمدؐ ، حامدؐ ، محمدؐ و محمُودؐ است

از نورِ رُخِ نبیؐ فروغِ جانہاست
ہر رنگِ زیبا زجمالش زیباست
از قاسمِ نعمائے الٰہی باشد
ہر نعمتِ ہستی کہ بنی آدم راست

جانم شود از عنایتِ حق مسرور

از خامۂ من چو نعت گردد مسطور

مضموں ز حریمِ کبریا می آید

ریزد بہ دلم لطافتش صورتِ نور

آفاق بہ تکرارِ ہوا و ہوس است

ما را کرمِ سیّدِ ابرار بس است

ہر جلوہ کہ نسبت بمجالش دارد

فردوسِ آغوش و لامکاں دسترس است

در جانِ خلیلؑ یادِ خیرؐالبشر است

توقیرِ او کلیمؑ را در نظر است

رُوح اللّٰہ از نوید اُو در راحت

اکرامش ہم شاملِ عُمرِ خضرؑ است

با اہلِ ورع عبث بود بحث و جدال
فیضِ ازل آمد تب و تابِ احوال
از فقر بالآخر آشکارا گردید
عشقِ پیغمبر است روحِ اعمال

شانِ خیرؐ الامم بحق بُرہان است
وابستگیش بہ ہادیٔ دوران است
یک لمحہٗ امّتِ رسُولؐ الثقلین
ارزندہ تر از حیاتِ جاویدان است

ہر کس کہ رسُولِ پاک را بستودہ است

از بیش و کمِ ہر دو سرا آسودہ است

گوئی مدحت سرائے او روزِ ازل

مقبولِ جنابِ سرورِ دیں بودہ است

راہِ فلک و ہر نظرش بر قدم است

باشانِ خطابِ ذاتِ حق محترم است

از مازاغ البصر کند دیدارے

بارانِ جلوہ بر نبیؐ دمبدم است،

دارد شرفِ نسبتِ محبوبؐ خدا
این امّتِ ماست شاہدِ امّت ہا
اعزازِ ما فزوں تر از اعزازیست
کاں یافت خضرؑ زچشمۂ آبِ بقا

سرّیست کہ واجب آمد آں را اظہار

از معنیٔ او روشنیٔ جاں بردار

در دنیا مونس و بہ عقبیٰ ناصر

آں شاہِ ابرار، آں شاہِ ابرار

نازاست بہ شاہؑ دوسرا انساں را

کو پیدا را نواخت ھم پنہاں را

نے مرسل و نے ملک بود انبازش

ہنگامے ہست لی مع اللہ آں را

دیں از تو ثبات در بلا می خواہد
چیزے افزوں تر از رضا می خواہد
دیدی کہ رسولِؐ پاک در بارشِ سنگ
خیرِ قومِ خود از خدا می خواہد

از دہر مسرّتِ فراواں دیدن
فردا بہ ریاضِ جنّت آرامیدن
خوش باشد لیک ہم ازینہا خوشتر
سرشارِ ثنائے مصطفیٰؐ گردیدن

یارب جانم گرفته از دورِ نوی
راهی ست به دستبرد بے راہروی
بر دیدۂ حیرانِ من از لطف نما
نورے کہ دمد ز سیرتِ مصطفوی

محبوبِ خدائے لایزالش گفتن
زیباست، چو خواہی از کمالش گفتن
اتمامِ نعم شدہ است بر ختمِ رُسل
باید بے مثل و بے مثالش گفتن

اظہارِ نعت راست پیرایہ کجا

ممدوح کجا و فکرِ بے مایہ کجا

ترکیبِ عناصرِ وجودِ بشری

ہم پایۂ آں رسولِ بے سایہ کجا

از جلوہ گریش رفعتِ خاک بس است
تنویرِ او بہ چشمِ نمناک بس است
فردوس نصیبِ اہلِ تقوای بادا
مارا دیدارِ شاہِ لولاک بس است

اے ماندہ ز نغمہ ہائے معنی بہ حجاب

سازِ دلِ تست ناشناسِ مضراب

داغِ مہجوری از حضوری بزدا

از نامِ محمدؐ است فتحِ ابواب

ہنگامۂ عشرتِ حیات است آزار

وز سختیٔ مرگ است رہیدن دشوار

مشغولم ساخت باخود از موت و حیات

کونین پناہئ رسولِ مختار

ازبسکہ معارفِ ولایت زیباست

ہر رمزے دلکش صفتِ موجِ صباست

شانے کہ تجلّیش در آئینۂ ماست

اتمامِ پیمبرؐ و ہدایت مولاست

افتادہ زمحرومئ اخلاصِ عمل

در معتقدات و نظرّیات خلل

رُسوا گردیدیم در اقوام و مِلل

یارب کرمے بحقِّ آں نورِ ازل

ایزد ندہد عذاب ایں امّت را

تا ہست در آں وجودِ شاہِ بطحا

تا آخرِ روزگار باقی ہستیم

پس باقی درمیانِ ما خواجۂ ما

از انفس پیغامبرِ ماست قریب

در صورت ہم در سیرت ہست حبیب

از لطفِ شفاعت بنوازد مارا

پیشِ داور بہ عرصۂ روزِ عصیب

آں رحمتِ عالم ہم مولائے امم
با عاصی مہلت، با منقاد کرم
مستقبلِ عالم ہا باشد رحمت
اکرامِ پیہمے بہ موجود و عدم

موجِ نگہِ لطفش را می نازیم

جانہا را سرگرمِ تگاپو سازیم

بر ماست عطائے شہِ کونین مدام

مردانہ بہ رزمگاہِ عالم تازیم

آں کیست کہ در زیست رفیقِ سرورؐ

دمسازِ او ھم کہ بود در محشر

آمد در گوشِ من ندائے جبریلؑ

صدّیقِ اکبرؓ ، صدّیقِ اکبرؓ

جا ہے داد آفریدگارِ عالم

از چار وزیر با رسولؐ اکرم

جبریلؑ و میکالؑ بہ عرش و بہ زمیں

صدّیقِ اکبرؓ، فاروقِ اعظمؓ

آں آیتِ عدل درمیانِ اصحابؓ
شاہاں لرزاں ز صولتش چوں سیماب
حق را دیدیم حسبِ ارشادِ نبیؐ
جاری بزبانِ عمرؓ بن الخطّاب

یک پرتوِ او بس است در ظلمتِ ما
ذوالنّورین است خوش لقب عثمانؓ را
ہنگامِ شہادتش ز سطرِ قرآں
آید فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہ ندا

دانندۂ حکمت و کتاب است علیؓ

پیغمبرؐ شہرِ علم و باب است علیؓ

اے خاک! بانتسابِ فرزندی ناز

در موجودات بُوتراب است علیؓ

شادم بہ ولائے آلِ محبوبؐ خدا
خیرِ دارین نقدِ جان است مرا
یارب شرفِ دید بہ نزعم بخشند
احمدؐ، حیدرؓ، حسنؓ، حسینؓ و زہراؓ

دہ جنّتیانِ خاص ز اصحابِؓ کبار

بُوبکرؓ، عمرؓ، عثماںؓ، حیدرؓ بشمار

عبدؓالرحمٰن و بوعبیدہؓ، طلحہؓ

ہم سعدؓ و سعیدؓ چوں زبیرؓ از اخیار

سرخیلِ تمام اولیائے عالم
پیرِ من و دستگیر غوث الاعظمؓ
ارواح چو گفتند بلیٰ روزِ ازل
بادامنش آویختہ بودم ، آندم

نقشے ست بدل کہ از ستردن نرود
شوقے ست بجاں کہ از فشردن نرود
سرشاریم از ولائے غوث الاعظمؓ
ایں نشّہ ز سرہم پسِ مُردن نرود

در شہرِ لاہور امامِ عرفاست
خاکش کحل الجواھرِ دیدۂ ماست
ترویجِ شریعت و نگہداریٔ فقر
حضرت سیّد علیِؒ ہجویری راست

ببینیم بہ سینہ ہا ضیا ریزئ او

بیتابیٔ عشق خیزد از ہر بُنِ مو

سبحان اللہ شاہبازِ فقر است

سلطانُ العارفین حضرت باہوؒ

تابانیٔ گوہر آبروئے تاج است

نازِ دریا کشاکشِ امواج است

رعنائی حسن بے دل آویزی ہیچ

آئینہ بہ جلوۂ رُخے محتاج است

از معرفتِ ذات مثالے بپذیر
محتاج بہ چشمیم برائے تنویر
لیک آں پئ دیدِ خود بخود روشن ہست
ذاتِ حق ہم بخود چنین است بصیر

عارف سرشار در همہ احوال است

ہر جاہ و حشم در نظرش پامال است

باشد خاموشی و مژہ بستن مرگ

اُو را ہم زیستن بر این منوال است

اے سینہ! بہ فطرتِ صفا کیشی ہا

اے دیدہ! بہ عادتِ جگر ریشی ہا

کم فرصتیٔ حیات فریاد کند

از بیشی ہا ندامت اندیشی ہا

باشد اگرت ہوائے غم خواریٔ دل

بیداریٔ شب بخشد بیداریٔ دل

وابستگیٔ ذات و فراغ از کونین

آزادی ہاست در گرفتاریٔ دل

درقالب و جاں ربطِ نہانے دگر است

شانے دگر است، ترجمانے دگر است

پوشیدہ حیات کسوتِ عالم ہا

مور است و سلیمانؑ و زبانے دگر است

سرداد آں گونہ حق فراموشی ہا

کاید شرمم ز معصیت کوشی ہا

با زورق ہست رحمت آغوشی ہا

یک موج و ہزار فتنہ بردوشی ہا

از علم بضاعتے ست مزجات بما

شکرِ انعامِ ایزد آریم بجا

کو عجز و نیاز هم فراواں داده است

خوش داریم ایں فزوده آں کاسته را

گیرم کہ ادراکِ بصر اعزاز است

بینائی را ہزارہا انداز است

مبصور ز فکر می شود موجودات

در حیرت ہم دیدۂ انساں باز است

در سجده سر از شکرِ عطایا خوشتر

بر خاک است آہستگیٔ پا خوشتر

دست از دو سرا کشیدن اولیٰ باشد

دل باشد دائم با مولا خوشتر

باشد ز تب و تابِ خودم یاد چناں

در زاویۂ خمول بودم حیراں

ناگاہ پیٔ جاذبۂ حق رفتم

افتاں، خیزاں، لرزاں، نازاں، رقصاں

اولادِ آدم اند نازاں اکثر

گردند چو وارثِ زر و سیم و گہر

اندک بہ تاملے سرِ اصل روند

باشد بس عجز و انکسار ارثِ پدر

درخاکِ وجودِ ما نہاں افتادہ است

یا خود شررے از آسماں افتادہ است

حیراں ماندہ است فکر در غایتِ حسن

آں ربطِ جمیل درمیاں افتادہ است

داند ہر کس کہ زندگی مختصر است

ذوقِ طلب اقتضائے طبعِ بشر است

از وحدتِ فکر می تواں آسودن

طولِ آمال در جہاں دردِ سر است

اردو رباعیات

بسم اللہ آمد آمدِ رحمت ہے

دل میں طربِ زمزمۂ وحدت ہے

ہونٹوں کی جنبش میں ہے جو موجۂ حمد

سطرِ انشا کی بھی وہی صورت ہے

ہے رحمتِ عالم ﷺ پہ زمانے کو ناز
انسانیّت کو بھی ملا ہے اعزاز
کچھ حائلِ قربِ عبد و معبُود نہیں
ہم پر شبِ معراج نے کھولا یہ راز

معبُودِ برحق ہے ازل سے موجُود

عالم میں ہوئی جس سے مگر اس کی نمود

وہ ایک وجودِ پاک، جس کو کہیے

یٰسں، طٰہٰ، محمّدؐ، احمد، محمُود

خوش بخت ہوئے حاضرِ دربارِ نبیؐ

کوثر تک لے آئی ہے تشنہ لبی

چشمِ کرم اے تاجورِ موجودات!

اک بیکس ہے منتظرِ دید ابھی

جانِ بیتاب کو ملی ہے تسکیں

ہے فکر میں طیبہ کی فضائے رنگیں

دل کو محسوس ہو رہا ہے جیسے

یہ موجِ خیال ہے پیامِ شہؐ دیں

اس کیف سے رہتے ہیں دل و جاں سرشار
ہے آپؐ کی رحمت ہم سب کی غمخوار
وہ اپنے ساتھ ہے ، کوئی عالم ہو
ہستی ، برزخ ، محشر ، بخشش ، دیدار

وہ جس کا خلق سر بسر قرآں ہو

کس کو اس کے مقام کا عرفاں ہو

تا حشر نہ لکھ سکے گا شاعر وہ ثنا

جو ختمِ رُسلؐ کی شان کے شایاں ہو

پیغمبر جس قدر جہاں میں آئے

اللہ کی عظمت کے نشاں ٹھہرائے

سرکارؐ کی شان دیکھ! سب سے پہلے

وہ آپؐ کی ذات پر ہی ایماں لائے

مل جائے سخن کو جو حضوری کا شرف

گوہر سے تابناک تر ہے وہ خزف

مشکل ہے نعت، شکر واجب پھر بھی

افکار کا رُخ تو ہے مدینے کی طرف

حسرت زدہ راہی کو سجھائی کیا دے
دشواریٔ منزل بھی کہاں رستہ دے
اے جذبۂ نعت! بڑھ کے اِک بیکس کو
درگاہِ رسولِؐ پاک میں پہنچا دے

دارین میں ہے خیر کی جو بھی صورت

اس کا مظہر ہے وہ رسولِ رحمت

حق نے فقط اس ذاتِ مبارک پہ کیا

اکمالِ دین و اتمامِ نعمت

وہ فقر کہ آفاق میں ہے لامحتاج
سر تا پا انکسار ہے اس کا مزاج
یہ راز کیا فقر نے فاش آخرِ کار
عبدیّت منزل، سفر اس کا معراج

ہوں کیسے رقم محامدِ پیغمبرؐ

عاجز بشر ادراکِ بشر عاجز تر

مدحت کے لیے چاہیے فکرِ جبریلؑ

درکار ہے مدّاح کو بھی عمرِ خضرؑ

مغرب ہمہ تن گردشِ افلاک میں ہے
شان اس کی ذرّات کے ادراک میں ہے
شانِ خیرؐ الامم مگر زیرِ فلک
وابستگیٔ صاحبؐ لولاک میں ہے

ایک ابرِ عنایت کا طلب گار ہوا
جو فرقِ مبارک پہ نمودار ہوا
تھی ہمسریٔ حضورؐ سائے پہ گراں
اٹھ کر باادب شاملِ انوار ہوا

ممنونِ پیمبرؐ ہے خدائی ساری

اس پر نازاں ہے آپ ذاتِ باری

سیرابِ کرم ہیں انبیاءؑ ئے سابق

فیضانِ ولایت ہے ابد تک جاری

قطرے کو وہ نسبت نہ سمندر سے ہے

نے عرض کا وہ رابطہ جوہر سے ہے

جو رشتۂ لازوال اس امّت کا

محبوبِ خدا کی جانِ اطہر سے ہے

جو آپؐ کے رُخ سے کاسبِ نور ہوا
ظلمت کا ہاتھ پھر نہ اس تک پہنچا
قندیلِ مہر و ماہ بجھ بھی جاتے
اس کی تابانی میں نہ فرق آئے گا

عنوانِ کتابِ زیست ہے آپؐ کا نام
انداز شفاعت میں ہے جنّت کا پیام
ہے شانِ رسُولِ پاک اوّل، آخر
انعام و اکرام، انعام و اکرام

لکھی عجز و نیاز سے نعتِ رسُولؐ

تھی چہرے پہ احساسِ ندامت کی دُھول

انشاء اللہ دردمندئ فقیر

سرکارؐ کے دربار میں ہوگی مقبول

سرکارؐ کے دم سے دل بنتا ہے سلیم

جاں آپ کے فیض سے حضوری کی مقیم

طغرائے دیں ہے حضرتؐ کی طاعت

اپنی عظمت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم

انوار سے نعت کی فضا ہے معمور
شانِ رحمت بہ فکر و فن ہے مسطور
ہر نقشِ غیاب آخر مدھم ہو کر
ڈھلتا نظر آیا ہے بہ صد رنگِ حضور

ہو کثرتِ عصیاں سے عاصی نہ ملول

ملتا ہے سرکارؐ سے اعزازِ قبول

ہے آپؐ کی برکت سے منظور ورع

لاریب اصلِ بخشش ہے ذاتِ رسولؐ

در مدحِ چودہری عطا محمدؒ مرحوم
سابق پرنسپل جوہر کالج، شیخوپورہ

ہوتا شیخوپورہ نہ رشکِ گلزار
جمتا علم و ادب کا ہرگز نہ وقار
یہ سلسلہ سب عطا محمدؒ کا ہے
عالم، فاضل، غیور، مومن، خوددار

پنجابی رباعیات
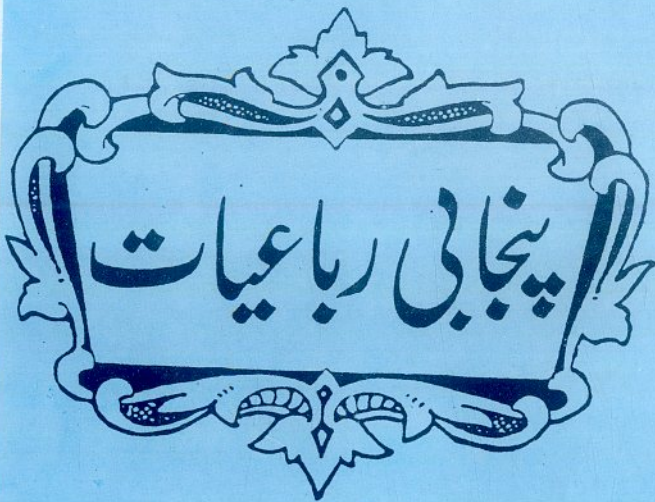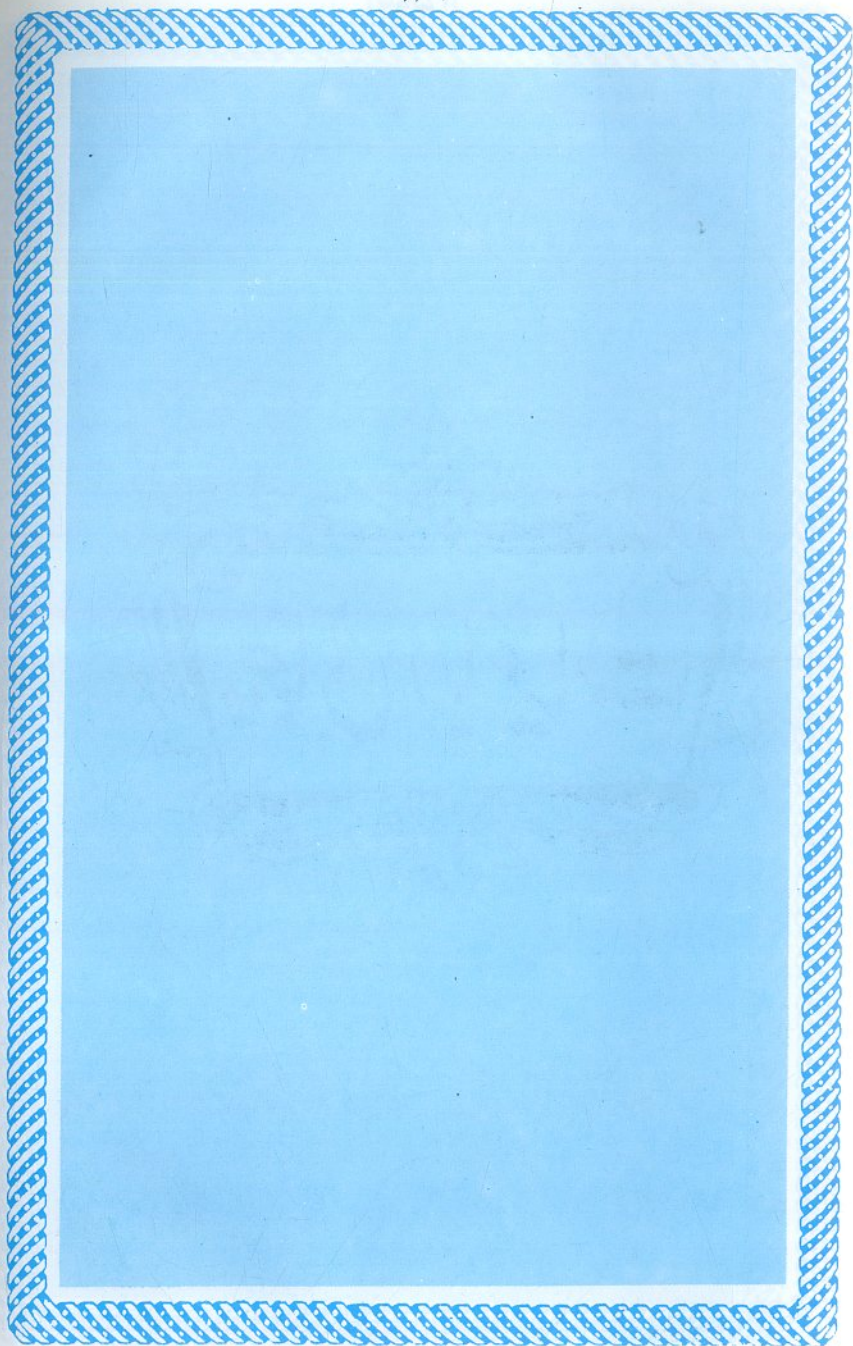
دھرتی بلدی ، حسرت دے ہتھ ملدی

اک رحمت دی کنی پوے تے پھلدی

رب ولّوں جد پوے تجلّی دل تے

کوئی گل فر نعت دے اندر چلدی

بوصیریؒ دی طرز جے کر ہتھ آوے

تاں ہر مصرع قرب حضوری پاوے

انج اے نسبت نال ثنا دے ساڈی

پھک ڈبدا بیڑا بنّے لگ جاوے

ہر اک رشتے دا پیار اپنی تھاں اے
پیار اس دا بس جسدا محمدؐ ناں اے
سچ پچھو تے پیار اس دے سمجھایا
بیٹا اے، بھائی اے، باپ اے، ماں اے

خوش بخت نہ کوئی اوہدے ورگا ڈٹھا

جنّے وی کدی گنبدِ خضرا ڈٹھا

سمجھو اوس آپ دی حیاتی اندر

سرکارؐ دا نورانی چہرہ ڈٹھا

سرتؐ دی ناموس تے ہندے نیں فدا

امّت دے سب عاصی تے نیک سدا

عالم دے رسولؐ دی ہدایت دا چراغ

پہُنچاندا اے گھپ ہنیریاں تیک ضیا

لبھدے نیں کراماتاں، لوکی بیکار

عاماں دی گل دا کیہ وچ فقر اتبار

اوہ دینی کم ہون کہ دُنیاوی کاج

آقا مِرے معیار نیں آقا معیار

چرچے نیں حرم توں لے کے اوادنیٰ تک

کردے نیں فلک تے استقبال ملک

ایتھے پھیلی زمین تے چار طرف

سرکارؐ دے اخلاق دی جاں بخش مہک

سانوں پیارے نیں جس قدر اہل وعیال

اوہناں توں ودھ کے پیار اے آپؐ دے نال

کردے نیں جو پیار امّت دے نال حضورؐ

مل سکدی نئیں اوہدی زمانے تے مثال

سرکارؐ دی سیرت اے سراپا اعجاز

جیون دے دسدی اے سچے انداز

انسانی اقدار دے چہرے دا جمال

مومن دی جھکدی پیشانی دا نیاز